

# اعتدال و میانہ روی اسلامی طرزندگی

<"xml encoding="UTF-8?>

اسلام دین فطرت ہے یہ اپنا ایک مکمل و جامع نظام حیات رکھتا ہے

## اسلامی طرزمعیشت و اعتدال و میانہ روی

اسلامی طرزندگی کا اہم پہلو معاشرت میں کھانے پینے اور خرچ کرنے کے بارے میں بھی بہترین اصول و قوانین عطا کئے گئے ہیں۔ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس نے دینی اور دنیوی ہر مرحلے میں اپنے ماننے والوں کو بہترین اور زرین اصولوں سے نوازا ہے۔ جہاں اسلام نے ہمیں اپنے جسم و جان اپنے اہل و عیال اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں ہمیں یہ بھی تاکید و تلقین فرمائی ہے کہ خرچ کرنے میں راہ اعتدال اور میانہ روی کو اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو (الله کے دئے ہوئے پاک مال میں سے) کھاؤ پیاو اسراف (فضول خرچی) نہ کرو"۔ ایک مقام پر یوں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اے لوگو زمین کی ان چیزوں میں سے کھاؤ، جو حلال اور طیب ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (البقرہ)۔

اسراف و فضول خرچی کا مفہوم یہ ہے کہ "خرچ کرنے میں حد شرعی سے تجاوز کیا جائے" جبکہ اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ "ناجائز اور حرام کاموں میں خرچ کرنا اسراfat و فضول خرچی کھلاتا ہے" جبکہ میانہ روی کا مطلب یہ ہے کہ "برچیزمیں درمیانی راستہ اختیار کرنا، خواہ مال خرچ کرنا ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام ہمیں اسراف و فضول خرچی سے رکنے اور اعتدال و میانہ روی اختیار کرنے کا حکم اور تعلیم دیتا ہے۔ عقل مند آدمی ہمیشہ اپنی دولت سوج سمجھ کر خرچ کرتا ہے اپنی ضروریات پوری کرتے وقت حد سے زیادہ بڑھ جانا اسراف اور فضول خرچی کھلاتا ہے یعنی انسان نمود و نمائش یا اظہار غرور و تکبریا دوسروں سے آگے نکل جانے کی دوڑ میں اپنی ناجائز ضروریات یعنی لباس اور ربانش وغیرہ میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرتے اور اسلامی لحاظ سے یہ طرز عمل قطعاً ناپسندیدہ اور قابل اجتناب عمل ہے۔

## مال خرچ کرنے سے متعلق اسلامی تعلیمات

اسلام میں اسراف اور فضول خرچی منع ہے کیونکہ اسلام ایک مذہب اعتدال ہے اس میں ایک طرف بخل و کنجوسی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے تو دوسری طرف اسراف و فضول خرچی سے بھی روکا گیا ہے، مسلمانوں کو اعتدال اور میانہ روی اپنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن میں اسراف و تبذیر اور فضول خرچی کو شیطانی عمل اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور اسراف و بے جا خرچ کرنے سے بچو، بلاشبہ بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے

بھائی ہیں اور شیطان اپنے پوردگار کا بڑا ناشکرا ہے "سورہ بنی اسرائیل) خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے، غریب رشتہ داروں، بیتیموں، مسکینوں اور حاجت مند مسافروں پر اپنا مال خرچ کرے، اپنی دولت سے ان محروم لوگوں کا حق ادا کرے جو اپنی بنیادی ضرورتیں بھی بوری کرنے کے قابل نہیں ہوتے اور یہ لوگ خود داری اور شرم حیا کی وجہ سے امیر کبیراً اور دولت مند لوگوں سے سوال بھی نہیں کرسکتے، ایسے لوگوں کی ہمیں ہر حال میں اور ہر ممکن طریقے سے مدد کرنی چاہیے۔

سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ بخل و کنجوسی کرتے ہیں اور نہ اسراف و فضول خرچی کرتے ہیں بلکہ (خرچ کرنے میں) میانہ رو او رمعتدل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اور یہ لوگ (رحمان کے پسندیدہ بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی اختیار کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ دومیانہ راہ اختیار کرتے ہیں" (الفرقان)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا" اس مختصر حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نادری غریبی اور تنگ دستی جیسی خطرناک آفتوں سے بچنے کے لئے ہمیں خرچ میں "میانہ روی" اختیار کرنے کی تاکید و تلقین فرمائی ہے، اعتدال و میانہ روی کی تاکید کے معاملے میں اسلام تمام مذاہب سے ممتاز و منفرد ہے اسلام ہمیں ہر عمل میں میانہ روی اور اعتدال کی تعلیم دیتا ہے البتہ حدیث مذکورہ میں خاص طور پر خرچ کرنے میں میانہ روی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

اسراف و فضول خرچی سے پر بیز کرنے والا کبھی تنگ دستی اور فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ ایسا شخص اپنے حالات اور اپنی آمدنی سے مطابق نہایت سوچ سمجھ کر خرچ کرے گا وہ تو نہ تونمود و نمائش میں اپنی رقم ضایع کرے گا اور نہ عیش و عشرت میں اپنی دولت برباد کرے گا اور نہ فضول خرچی میں اپنی دولت اڑائے گا بلکہ جو کچھ بھی خرچ کرے گا انتہائی سوچ سمجھ کر خرچ کرے گا۔ اسی طرح مال خرچ کرنے کے متعلق ایک اور مقام پر قرآن کریم نے مومنین کو یہ ہدایت و تعلیم دی ہے کہ "نہ تو اپنا باتھ گردن سے باندھ رکھو (یعنی حد درجہ کنجوسی کرو) اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑو" (یعنی بے تحاشا خرچ کرنے لگ جاؤ کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو ملامت کا نشان بن جاؤ گے اور افسوس سے باتھ ملتے اور عاجز بن کرہ جاؤ گے (سورہ بنی اسرائیل)

ہمیں چاہیے کہ ہم فضول خرچی اور بے جا خرچ کرنے سے پر بیز کریں اور بخل و کنجوسی سے بھی کام نہ لیں، بلکہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کریں۔ اگر بیم اعتدال اور میانہ روی کے اس سنہری اصول کو اختیار کر لیں تو ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں اور مشکلات سے از خود نجات حاصل کر لے گا۔